

## زری پالیسی کمیٹی کے 14 دسمبر 2021ء کو منعقدہ اجلاس کی رواداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئرمین اور گورنر بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنايت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگریکیٹو ڈائریکٹر (بی پی آرجی)
جناب علی جمیل	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیروفی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیروفی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیروفی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

### موجودہ معاشری حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1۔ زری پالیسی کمیٹی کو 19 نومبر 2021ء کے بعد کلیدی معاشری اظہاریوں کے بارے میں آگاہ کرنے کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

2۔ پاکستان کے بیروفی شعبے میں پیش رفتوں کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا کہ نومبر 2021ء کے میانے میں برآمدات میں اضافے کا رجحان برقرار رہا اور یہ 17.8 فیصد (ماہ بہ ماہ) اضافے سے بڑھ کر 9.2 ارب ڈالر (پی بی ایس ڈیٹا) کی بلند ترین ماہانہ سطح تک پہنچ گئیں۔ تاہم، درآمدات 24.5 فیصد (ماہ بہ ماہ) نمود سے بڑھ کر 9.7 ارب ڈالر (پی بی ایس ڈیٹا) تک پہنچ گئیں، جس کے نتیجے میں ماہانہ تجارتی خسارہ تاریخ کی بلند ترین سطح پر 5.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ عالمی اجنبی کی بلند قیمتیوں نے مالی سال میں اب تک درآمدات کو بلند سطح پر رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران برآمدات میں نمو کو بڑھانے میں بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کا حصہ سب سے زیادہ رہا جبکہ اس کے بعد غذائی اور دیگر صنعتی اشیاء کی باری آتی ہے۔ دوسری جانب درآمدات میں نمو بڑی حد تک وسیع الینادر ہی ہے، جس سے قیمتوں کے منفی اثر کے ساتھ مکمل طلب کے کچھ اثرات، خصوصاً بلند تو انائی کی قیمتوں کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، نومبر 2021ء میں تجارتی خسارے میں توسعے سے امکان ہے کہ جاری کھاتے کے خسارے پر اضافی دباو پڑے گا جو کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 22ء کے دوران بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.3 ارب ڈالر کا فاضل رہا۔

3۔ کمیٹی کو مالی سال 22ء کے لیے بیرونی شعبے کے امکانات کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ توقع ہے کہ مالی سال کی پوری بقیہ مدت میں برآمدات اپنی رفتار برقرار رکھیں گی، جس میں بڑا حصہ بہتر ہوتی عالمی طلب، خصوصاً ٹیکسٹائل، کا ہو گا۔ روپے کی قدر میں حالیہ کی بھی پاکستانی برآمدات کی مسابقت کو تقویت دینے میں معاون ثابت ہو گی۔ اس کے ساتھ تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کی اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کے گئے متعدد زری اور خواابطی اقدامات سے مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کے خسارے کو جی ڈی پی کے تقریباً 4.0 فیصد تک رکھنے میں مدد ملے گی جو مالی سال کے آغاز پر تجھینے کے مقابلے میں کسی حد تک زیادہ تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ترسیلات زر کی صورت حال میں بڑی حد تک کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ تاہم، کچھ خطرات پیدا ہو رہے ہیں، خاص طور پر بعض ہم پلہ ممالک میں ترسیلات زر کی نمو میں بذریعہ ترجیح ستر فتاری دیکھنے میں آئی ہے۔ توقع ہے کہ مالی کھاتے کے فاضل سے جاری کھاتے کے خسارے کو مکمل طور پر پورا کیا جاسکے گا، اور اس سے اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخراں بھی بڑھیں گے۔ ان توقعات میں کثیر فریقی رقوم کی بروقت وصولی اور یورو باندز کا منصوبہ بند اجر اشامل ہیں۔

4۔ حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اگرچہ مینو فیکچر گنگ کے کچھ اجزا کی فروخت اور پیداوار کی سطح معمول پر آ رہی ہے، تاہم نمو کی رفتار بدستور مضبوط ہے۔ یہ کہا گیا کہ پالیسی اقدامات کا اثر پہلے ہی نمایاں ہے، خصوصاً، گاڑیوں کے شعبے اور پائیدار صارفی اجزا پر۔ نومبر 2021ء میں سینٹ کی فروخت میں دو ہندسی نمو ہوئی جبکہ اس سے قبل ستمبر اور اکتوبر 2021ء کے دوران اس میں کمی ہوئی تھی، جس سے نشاندہ ہوتی ہے کہ تعیرات کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ ان پیش رفتون کی بنیاد پر اور عالمی رسیدی زنجیروں میں تعطل پر زری پالیسی کی سختی کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو پہلے تجھینے کے مقابلے میں کچھ کم رہے گی۔ اس کے ساتھ درآمدی جنم کی نمو میں متوقع ستر فتاری تھوک اور خردہ تجارت کے ساتھ ساتھ مال برداری خدمات کی نمو کی رفتار پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ بحیثیت مجموعی، اسٹیٹ بینک کو اب بھی توقع ہے کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی 4 تا 5 فیصد کی بالائی حد کے قریب رہے گی۔

5۔ ان مالیاتی پیش رفتون پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالیاتی اور محصولاتی خساروں میں بہتری دیکھی گئی، تاہم بنیادی فاضل کچھ کم رہا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ ترقیاتی اخراجات اور غیر سودی جاری اخراجات دونوں بڑھ گئے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسٹائل میں وسیع البنیاد بھالی کے سبب مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 0.8 فیصد پر آگیا جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ایک فیصد تھا۔ تازہ ترین پیش رفتون پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جولاٹی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران ٹکنیکس وصولی میں 36.5 فیصد سال بساں نمودرج کی گئی، جو 298 ارب روپے کے ہدف سے زیادہ ہے۔ آگے چل کر توقع ہے کہ ٹکنیکس وصولی میں نمو حالیہ صحت مندرجات برقرار رکھے گی جبکہ پیٹرولیم ڈولپینٹ لیوی کی رفتار میں بھی اضافہ متوقع ہے۔

6۔ مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتون پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی نومبر 2021ء میں سال بساں بنیادوں پر بڑھ کر 11.5 فیصد تک پہنچ گئی جو اکتوبر 2021ء میں 9.2 فیصد تھی۔ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی نومبر 2021ء میں بڑھ کر 3 فیصد تک پہنچ چکی ہے، جو اگست 2008ء سے بلند ترین ماہانہ مہنگائی ہے۔ کمیٹی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا کہ نومبر میں مہنگائی وسیع البنیاد تھی۔ اس سے قطع نظر مہنگائی

کو زیادہ تحریک تو انائی کی قیتوں کے بڑھنے سے ملی۔ مزید برآں، اکتوبر کے مقابلے میں نومبر میں شہری اور دیہی علاقوں میں قوزی مہنگائی میں بالترتیب 0.5 اور 1.5 فیصدی درجے کا اضافہ ہوا۔ اس سے مضبوط ملکی طلب اور تو انائی اور دیگر بین الاقوامی اجناس کی قیتوں کے دورثانی اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

7۔ دوسری جانب، موسم سرما کے سبب کچھ تلف پذیر اجزا کو محفوظ رکھنے کے وقت میں بہتری بھی نومبر 2021ء میں ان کی قیتوں میں کمی کا سبب بن گئی۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ مخفی مہنگائی، جس کی پیمائش قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی 18 ماہ کی حرکت پذیر اوسط سے ہوتی ہے، کا رجحان نومبر میں بدل گیا، جبکہ پچھلے مہینے میں یہ معقول سطح پر تھا۔ خصوصاً، مہنگائی کا رجحان جو جنوری 2021ء کے 9.9 فیصد سے معقول ہو کر اکتوبر 2021ء میں 8.8 فیصد پر آگیا تھا، یہ نومبر 2021ء میں بڑھ کر 9.6 فیصد تک پہنچ گیا۔ عملے نے مزید بتایا کہ گردشی مہنگائی، اصل اور رجحاناتی مہنگائی کے درمیان فرق، کا اہم محرک بجلی کے چار جزوں اور موڑ اینڈھن، لیکوئی فائیڈ ہائیڈرو کاربن، خوردنی تیل اور گھی کی قیتوں میں اضافہ تھا۔ عملے نے مزید وضاحت کی کہ اجناس کی عالمی قیتوں کے بڑھنے کے نتیجے میں کئی دیگر ابھرتی اور ترقی پذیر معیشتوں میں توقع سے بلند مہنگائی بھی ہوئی ہے۔ مزید برآں، کمیٹی نے کہا کہ پائیدار اشیا کی بڑھتی ہوئی قیمتیں قوزی مہنگائی میں اضافے کا ایک اہم سبب ہے۔

8۔ منظر نامے پر بات چیت کرتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 22ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی پیش گوئی کی حد کو 9.9 تا 11 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس رو بدل میں مہنگائی کے تازہ ترین نتائج، اجناس کی عالمی قیتوں کے رجحانات، سرکاری قیتوں میں تبدیلیاں، اور ٹیکس کے کچھ استثنیں متوقع تبدیلیاں شامل ہیں۔

#### مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

9۔ زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے شبینہ بین الیک ریپورٹ اوسٹاً 2.75 فیصد تک بڑھا کر ہدفی پالیسی ریٹ 8.75 فیصد تھا۔ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے کھلے بازار کے سودوں (اوایم اوز) کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی سیالیت کے ادخالات میں کمی آئی؛ جس نے کمرشل بینکوں سے پست سرکاری قرض گیری کے اثرات کی عکاسی کی۔

10۔ مزید برآں، آگاہ کیا گیا کہ نومبر 2021ء میں زری پالیسی کمیٹی کی آخری اجلاس کے بعد سے ثانوی بازار کی یافتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ زیر جائزہ مدت کے دوران ثانوی بازار کی یافتوں اور نشانیہ شر حس 84 تا 213 بی پی ایس کی حد میں بڑھ گئیں۔ پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع کے پیش نظر، بلند یافتوں پر رقوم آفر کی گئیں، حالانکہ شرکت و فاقی حکومت کے اهداف سے زائد رہی۔

11۔ مزید یہ بتایا گیا کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 1.4% فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ اس کی بنیادی وجہ بڑھتی ہوئی اقتصادی سرگرمی اور بین الاقوامی اجنبی کی بلند قیمتیں کو قرار دیا گیا۔ آخرًا، اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ گذشتہ مہینے میں روپے میں تغیر پذیری بڑھ گئی ہے، تاہم یہ دیگر بڑی کرنیوں سے ہم آہنگ ہی۔

### ماڈل پر مبنی جائزہ

12۔ اسٹاف نے کمیٹی کو ماڈل کے اہم مفروضوں سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ خطہ بنیاد میں مالی سال 2022ء کے لیے مہنگائی کی پوائنٹ فور کاست میں اضافہ کیا گیا ہے، جس کی وجہات یہ تھیں:(i) نومبر کے دورانِ توقع سے زائد عمومی اور قوزی مہنگائی، (ii) روپے کی قدر میں کمی کے اثر کی منتقلی؛ اور (iii) مہنگائی کی توقعات میں اضافہ۔ ان عوامل نے وسط مدت کے مہنگائی کے تخمینے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا، جس کے رد عمل میں ماڈل نے زری پالیسی میں مزید سخت تجویز کی۔

13۔ کمیٹی نے وسط مدت میں مہنگائی کو متعین حد میں لانے کے لیے ہدف کے لحاظ سے وسط مدتی مشروط مہنگائی کی پیش گوئی اور ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی شرح کو معمول پر لانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اسٹاف نے مالی سال 2022ء کے لیے نمو اور تیل کی عالمی قیمتیں کے تبادل مفروضوں پر مبنی منظر نامے کا تجزیہ بھی پیش کیا۔

### اسٹیٹ بینک کے سرویز برائے زری پالیسی کے نتائج

14۔ زری پالیسی ریٹ کے لیے مختلف اداروں کے ذریعے کارائے گئے بیرونی پولز کے نتائج پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ اکثریت کو پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کی توقع ہے۔ مزید برآں، خود اسٹیٹ بینک کی جانب سے کارائے گئے پولز نے بھی ظاہر کیا کہ پیشتر ٹریزری افسران اور دیگر پیش گوئی کرنے والے بھی موجودہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے دوران پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع رکھتے ہیں۔

### زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا وصٹ

15۔ مناقہ طور پر پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کا فیصلہ کیا۔

16۔ پھر کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

### فصلہ:

- پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس سے بڑھا کر 9.75% فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 14 دسمبر 2021ء کی منظوری دی جاتی ہے۔